محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللهِ ؟ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا، قَالَ ثُمَّ اَيٌّ ؟ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ، قَالَ ثُمَّ اَيٌّ ؟ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ - (صحیح بخاری، کتاب الادب، باب قولہ عزوجل وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ فرمایا، وقت پر نماز پڑھنا۔ عرض کیا پھر کون سا؟ فرمایا پھر ماں باپ کے ساتھ نیکی کا سلوک کرنا۔ عرض کیا پھر؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

اس حدیث میں تین ایسے عمل بیان فرمائے گئے ہیں جو اللہ کے نزدیک نہایت ہی پسندیدہ ہیں۔ ان میں ایک عمل یہ ہے کہ انسان وقت پر نماز ادا کرے۔ نماز اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے اور ایسا رکن ہے کہ جس کی فرضیت قرآن و حدیث میں متعدد مقامات پر تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔ حدیث میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ اسلام اور کفر کے درمیان حدِ فاصل نماز ہے۔ اگر کوئی شخص نماز نہیں پڑھتا تو وہ مسلمان کہلانے کا حقدار نہیں ہے۔ پھر نماز کے کچھ آداب اور فرائض ہیں جن کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ مثلاً وقت ہو جائے تو نماز میں تاخیر نہ کرنا، اس میں سستی نہ کرنا، آرام اور اطمینان سے نماز ادا کرنا، قیام اور رکوع و سجود وغیرہ میں اعتدال سے کام لینا اور سب سے بڑی بات یہ کہ باجماعت نماز پڑھنا۔ بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ نماز تو پڑھتے ہیں لیکن جن امور کو ملحوظ رکھنا ضروری اور جن باتوں پر عمل کرنا لازم ہے، ان کی پروا نہیں کرتے نہ وقت کا خیال کرتے ہیں اور نہ اعتدال و توازن کا ثبوت دیتے ہیں۔ حدیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں واضح طور سے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ نماز بروقت ادا کرنی چاہیے اور اس میں کسی نوع کا تکاسل نہیں ہونا چاہیے۔

نماز فرد اور معاشرے کے قلب و ذہن میں مثبت مندانہ تبدیلی پیدا کرتی ہے اور کردار و سیرت کو نئے قالب میں ڈھالتی ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید میں اس کا ذکر کم و بیش ۶۰ مرتبہ آیا ہے اور ہر جگہ الگ سیاق و اسلوب سے آیا ہے۔ کہیں اوقات نماز کی وضاحت کی گئی ہے، کہیں مقررہ وقت میں اس کو ادا کرنے پر زور دیا گیا ہے، کہیں اس حقیقت کی صراحت فرمائی گئی ہے کہ شب و روز کی پانچ نمازوں میں کون سی نمازیں روحانی برکات و فضائل کے لحاظ سے زیادہ اہمیت کی حامل ہیں۔ کہیں نماز کے ظاہری شرائط و آداب کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور کہیں اس امر کو آشکارا کیا گیا ہے، جس پر نماز اور دیگر تمام عبادات کی ہر نوع اور شکل کو مرکز توجہ ٹھہرانا ضروری ہے یعنی قرآن مجید نے مختلف الفاظ اور انداز و نہج میں بار بار اس بات پر روشنی ڈالی ہے کہ نماز اللہ کی بندگی اور عبودیت کا بنیادی رکن ہے، اس پر عمل کرنا اور ہر اعتبار سے اس کو تکمیل و ارتقا کے مراحل سے گزارنا ضروری ہے۔

دوسرا عمل جو اللہ کو نہایت پسند اور بدرجۂ غایت محبوب ہے، والدین کے ساتھ نیکی کرنا، ان سے اس سلوک سے پیش آنا، ان کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دینا اور ان سے عزت و احترام کا برتاؤ کرنا ہے قرآن مجید میں اللہ کی عبادت کے ساتھ ہی ماں باپ سے نیکی اور احسان کا حکم دیا گیا ہے۔

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ (بنی اسرائیل: ۲۴)

اور تمہارے پروردگار نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ ہمیشہ بھلائی کرتے رہو۔

تیسرا عمل جس کی اللہ کے نزدیک بہت بڑی اہمیت ہے اور وہ اس کو نہایت پسند ہے، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔ جہاد ایک عبادت ہے اور اس عبادت کو کسی صورت میں ترک نہیں کرنا چاہیے۔ حالات و مواقع کی مناسبت سے ہر زمانہ میں جہاد کرنا اور سرگرم عمل رہنا مسلمان کا فرض ہے۔ جہاد قلم سے بھی ہو سکتا ہے، زبان سے بھی ہو سکتا ہے اور تلوار سے بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے لیے حالات کے الگ الگ تقاضے ہیں۔ جیسے حالات ہوں، اس کے مطابق عمل و سعی کی منزلیں طے کرنا اور جدوجہد کے قافلوں کو حرکت میں لانا اور آگے بڑھانا ضروری ہے۔